رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۸۲۳

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ

الفضل قادیان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

قیمت دو پیسے

جلد ۲۳ | ۱۹ جمادی الثانی ۱۳۵۴ھ | یوم چہارشنبہ | مطابق ۱۸ ستمبر ۱۹۳۵ء | نمبر ۶۸

نیشنل لیگیں اور یوم احتجاج

قضیہ مسجد شہید گنج کی اہمیت حکومت کو ابتدا میں ہی سمجھ لینی چاہیئے تھی۔ اور وہ سمجھ رہی تھی۔ جیسا کہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ لاہور کے اس اعلان سے ظاہر ہوتا ہے جو ابتدا میں ہی شائع کیا گیا۔ اور جس میں لکھا تھا۔ کہ

"اب تک مسجد اور گوردوارہ دونوں بالکل محفوظ ہیں۔ اور حکومت نے اس بات کا ذمہ لے لیا ہے۔ کہ وہ اس قضیہ کا فیصلہ ہونے تک مسجد اور گوردوارہ کی پوری پوری حفاظت کریگی۔ لہذا مسجد اور گوردوارہ کے متعلق لوگوں کو ہرگز کسی قسم کی گھبراہٹ اور تشویش پیدا نہیں ہونی چاہیئے"

لیکن یک لخت حالات نے کچھ ایسا پلٹا کھایا۔ کہ بالکل رنگ ہی بدل گیا۔ بے شک گوردوارہ تو محفوظ رہا۔ کیونکہ اس کی حفاظت کے لئے نہ صرف ننگی کرپانیں لئے بے شمار سکھ موجود تھے۔ بلکہ حکومت نے بھی پہرہ کا بہت بڑا انتظام کر رکھا تھا۔ لیکن مسجد شہید کر دی گئی۔ اور قضیہ کا فیصلہ ہونے سے قبل ہی اس کی عمارت کا نام و نشان باقی نہ رہا۔

حکومت سے یہ ایک نہایت افسوسناک غلطی ہوئی۔ کہ اس نے سکھوں کو مسجد گرانے سے نہ روکا۔ اور اس لئے نہ روکا کہ مسجد عرصہ دراز سے ان کے قبضہ میں تھی۔ اور حکومت کی عدالتیں سکھوں کو قبضہ دلا چکی تھیں۔ مگر یہ خیال نہ کیا گیا۔ کہ یہ ایک ایسی عمارت ہے جسے مسلمان نہایت مقدس سمجھتے ہیں۔ اور باوجود سکھوں کے قبضہ میں ہونے کے اس کی تقدیس میں ان کے نزدیک کوئی فرق نہیں آیا۔ اس میں دست اندازی اور اس کی کسی رنگ میں توہین یقیناً مسلمانوں کے دلوں کو مجروح کر دے گی۔ اور وہ رنج والم کے اظہار پر مجبور ہو جائیں گے۔

اس کی اور وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ لیکن سب سے زیادہ ذمہ واری ان غدار اور قوم فروش لوگوں پر عائد ہوتی ہے جنہوں نے آٹھ کروڑ مسلمانوں کے نمائندے کہلا کر ایک طرف تو حکومت کو اس غلط فہمی میں مبتلا کرنے کی کوشش کی۔ کہ قضیہ شہید گنج سے سوائے چند شوریدہ سر لوگوں کے عام مسلمانوں کا قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے اور دوسری طرف مسلمانوں کو انگریزی گولی سکھ کی کرپان۔ اور ہندو کے سرمایہ سے دہشت زدہ کر کے خاموش کر دینے کی کوشش شروع کر دی۔ اور حکومت کو اطمینان دلانے کے لئے یہاں تک کہتے اور لکھتے رہے کہ مسلمان مطمئن ہو چکے ہیں۔ اور بالکل خاموش ہو گئے ہیں۔

ان حالات میں حکومت نے قضیہ مسجد شہید گنج کو اتنی اہمیت نہ دی جتنی اسے دینی چاہیئے تھی مگر احرار خواہ ہزار کہتے پھریں کہ "حالات پرسکون ہو گئے ہیں۔" "اب مسلمانوں کو ہوش آ گیا ہے۔" لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ مسلمانوں کے دلوں میں اس حادثہ کا بے حد احساس ہے۔ اور یہ احساس دور دور تک پھیل رہا ہے۔ جیسا کہ حکومت نے بھی اپنے ایک اعلان میں یہ ذکر کیا ہے۔ کہ ضلع ہزارہ کی قبائلی شورش اسی کا نتیجہ ہے۔ ایسی صورت میں ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہر فرقہ کے مسلمان نہایت پُرامن طریق سے ہر جگہ ۲۰ ستمبر کو یوم احتجاج مسجد شہید گنج منائیں۔ اور اپنی آواز حکومت تک پہنچائیں۔ تا کہ اس پر معاملہ کی اہمیت ظاہر ہو۔ اور وہ مسلمانوں کے دردرسیدہ قلوب کو مطمئن کرنے کی کوئی صورت نکالے۔

اس موقعہ پر ہماری جماعت کو جو طریق عمل اختیار کرنا چاہیئے۔ اس کی توضیح پریزیڈنٹ صاحب آل انڈیا نیشنل لیگ اپنے اس اعلان کے ذریعہ کر چکے ہیں۔ جو گزشتہ پرچہ میں درج کیا گیا ہے۔ جہاں جہاں نیشنل لیگ کی شاخ قائم ہو چکی ہے۔ وہاں لیگ کے ممبروں اور کارکنوں کو سیاہ جھنڈیوں۔ اور سیاہ نشانوں کے ساتھ شہادت مسجد شہید گنج کے متعلق احتجاج کرنے کا انتظام کرنا چاہیئے۔ اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ عام مسلمان کسی فتنہ پرداز کے چکمہ میں آ کر یا کسی کی شرارت سے دھوکہ کھا کر کوئی ایسی حرکت نہ کریں۔ جو قانون کے خلاف ہو۔ اس یوم احتجاج کے محرک احباب اور خاص کر پیر جماعت علی شاہ صاحب اس بات کی پوری کوشش کر رہے ہیں۔ کہ اس موقعہ پر کسی قسم کی الجھن اور پیچیدگی نہ پیدا ہونے دیں۔ لیکن باوجود اس کے چونکہ اس بات کا سخت خطرہ ہے۔ کہ جو لوگ اس وقت قوم اور ملت سے غداری کر رہے ہیں۔ اور کھلم کھلا مسجد شہید گنج کی حفاظت کی تحریک کے خلاف کھڑے ہیں۔ وہ کسی نہ کسی رنگ میں اور کسی نہ کسی شکل میں کوشش کرینگے۔ کہ کوئی فتنہ و فساد کھڑا کر کے مسلمانوں کو مبتلائے مصیبت کر دیں۔ اس لئے پوری احتیاط سے کام لینا چاہیئے۔ اور باوجود کسی کے اشتعال دلانے کے بالکل پُرامن اور قانون کے اندر رہنا چاہیئے۔

امید ہے۔ کہ تمام نیشنل لیگیں اس یوم احتجاج کو جو ان کی زندگی میں اپنے رنگ کا پہلا واقعہ ہے۔ نہایت عمدگی۔ اور خوبی کے ساتھ منائیں گی۔ اور جہاں تک ممکن ہو گا۔ دوسرے مسلمانوں کے ساتھ اس بارے میں پورا تعاون کریں گی۔

ہر جگہ نیشنل لیگ قائم کی جائے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے خطبات کے بعد ضرورت تو نہ تھی۔ کہ جماعت ہائے احمدیہ کے ممبران کو نیشنل لیگ کے قیام کے لئے کہا جاتا۔ مگر چونکہ احباب نے ناقابلِ برداشت سستی دکھلائی ہے۔ اور ہمارے پاس ابھی تک فہرستیں نہیں پہونچیں۔ اس لئے ہمارے لئے ان کا قیام نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور ممبران نیشنل لیگ کی سستی پر شاہد۔ تمام احمدیوں کو جو ہندوستان کے کسی گوشہ میں ہیں۔ میں اس اعلان کے ذریعہ متوجہ کرتا ہوں۔ کہ یہ سستی کا وقت نہیں۔ بیدار ہو جاؤ۔ اور اپنے قول کو فعل میں تبدیل کرو۔ زبانی دعوے مت کرو بلکہ عملی طور پر کچھ کر کے دکھاؤ۔ زمانہ کی چال پر غور کرو۔ حالات کس سرعت سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ اگر اپنے آپ کو تنظیم سے علیحدہ کرو گے۔ تو گلے سے بچھڑی ہوئی بھیڑ کی طرح بھیڑیے کے حملے سے محفوظ نہ رہ سکو گے۔ پس اگر زندہ رہنا چاہتے ہو۔ تو اپنے آپ کو تنظیم میں داخل کر لو۔ آج تم پر سیاسی طور پر حملے ہو رہے ہیں۔ اور بعض حکام تمہارے تباہ و برباد کرنے کے فکر میں ہیں۔ اگر اب بھی تم نے اپنے لئے حصار عافیت تیار نہ کیا۔ تو ہر طرف سے غیر محفوظ ہو کر دشمنوں کا شکار ہو جاؤ گے۔ پس اٹھو اور ایک بڑے خطرہ کے مقابلہ کے لئے نیشنل لیگ قائم کرو۔

(سیکرٹری آل انڈیا نیشنل لیگ لاہور)

تحریک قرضہ میں جلد حصہ لیں

"الفضل" کے ایک گذشتہ پرچہ میں تیس ہزار روپیہ قرض کی جو تحریک خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب ناظر امور عامہ کی طرف سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی فوری ضروریات کے لئے شائع ہوئی ہے۔ اس میں ہر صاحبِ استطاعت احمدی کو حصہ لینا چاہیئے۔ اور فوری طور پر حصہ لینا چاہیئے۔ چونکہ رقم قلیل ہے۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ بہت جلد فراہم ہو جائیگی۔ اور اس میں وہی اصحاب شریک ہو سکیں گے۔ جو جلد سے جلد توجہ فرمائیں گے۔ سابقہ قرضہ کی طرح اس قرضہ کی رقوم بھی لازمی طور پر واپس کی جائیں گی۔ اور جس تاریخ سے ادائیگی قرضہ شروع ہو گی۔ اس سے دو سال کے اندر اندر تمام قرضہ واپس کر دیا جائیگا۔ انشاء اللہ۔

پس جو اصحاب اس تحریک میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اپنی رقم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام ارسال فرمائیں۔

یوم التبلیغ کے متعلق ضروری اطلاع

جیسا کہ احباب کو پہلے اعلان کے ذریعہ علم ہو چکا ہے۔ امسال یوم التبلیغ ۲۹ ستمبر ۱۹۳۵ء بروز اتوار مقرر کیا گیا ہے۔ اس روز ہر بالغ احمدی مرد و عورت کا فرض ہو گا۔ کہ سارا دن غیر احمدیوں میں تبلیغ کرنے کے لئے صرف کریں۔

جس جگہ ہو سکے جلسہ کیا جائے۔ ورنہ انفرادی طور پر تبلیغ کی جائے۔ نیز ٹریکٹوں اشتہارات و کتب وغیرہ کے ذریعہ ہر غیر احمدی کو پیغام حق پہونچایا جائے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

ضروری اعلان

احباب جماعت یہ بات اچھی طرح نوٹ فرما لیں۔ کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خدمت میں تار بھجواتے وقت پتہ میں خلیفۃ المسیح لکھا کریں ورنہ حضرت اقدس یا حضرت صاحب لکھنے سے حضور کو تار نہیں پہونچ سکے گا۔ اور اس طرح خواہ مخواہ تار کا خرچ ضائع ہو گا۔

ناظر امور عامہ قادیان

بجٹ فارم کے متعلق اعلان

سال رواں میں حلقہ کشمیر انبالہ۔ دہلی۔ شملہ۔ حصار۔ رہتک۔ گوگانواں۔ کرنال و حلقہ جالندھر ہوشیارپور۔ لدھیانہ و ریاست ہائے پٹیالہ نابھہ وغیرہ کے بجٹ فارموں کی تشخیص کا کام غیر معمولی طور پر بوجوہات لیٹ شروع کیا گیا ہے۔ چنانچہ اگست کے اخیر میں اس حلقہ کی جماعتوں کو فارم اور مطبوعہ ہدایات بھجواتے ہوئے کارکن احباب سے یہ درخواست کی گئی ہے۔ کہ احباب بجٹ فارم کی تکمیل میں خصوصیت کے ساتھ مندرجہ ذیل امور مدنظر رکھیں۔

اول:۔ ہر احمدی کا نام خواہ وہ چندہ دیتا ہو یا نہ بجٹ فارم میں مع اس کی صحیح سالانہ آمدنی مطابق ہدایات مطبوعہ (خواہ قلیل سے قلیل آمدنی کیوں نہ ہو) بجٹ فارم ۳۶-۱۹۳۵ء میں تشخیص کر کے درج کی جائے۔ نیز خانہ ۱۱ میں باشرح چندہ درج کیا جائے۔

دوم:۔ اگر بعض احباب کے ذمہ گذشتہ تین سال سے بقائے ہوں۔ تو بقایا فارم کے خانہ ۱۲ میں درج کیا جائے۔

تیسری بات یہ کہ سال گذشتہ میں جسقدر نومبائعین نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کی ہے۔ ان کے نام بھی فارم کے آخر میں لفظ "نومبائع" لکھ کر مع ان کی سالانہ آمدنی کے درج کئے جائیں۔

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اس علاقہ کی جماعتوں نے خاص توجہ کی ہے۔ چنانچہ جماعت دہلی۔ سانبہ۔ بھاگو ارائیں۔ مرزیح۔ نور محل۔ گوڑہ۔ باڑی پورہ۔ چک ایمرچ۔ لدھروان علاقہ کشمیر۔ شملہ۔ بیگم پور کنڈھی۔ انبالہ۔ جالندھر شہر۔ مالیر کوٹلہ اور ٹانڈہ کے فارم موصول ہو چکے ہیں گو بعض فارموں میں بعض خامیاں ہیں۔ جن کی تکمیل کی جا رہی ہے۔ تاہم یہ بجٹ فارم کارکن احباب نے مذکورہ بالا ہدایات کو مدنظر رکھ کر تیار کئے ہیں۔

اس کے علاوہ سامانہ۔ رائے پور۔ کاٹھگڑھ۔ اوڑ۔ کاٹھ گڑھ۔ پائل۔ برلہ۔ نابھہ۔ گڑھ شنکر اور سنگرور کی جماعتوں سے اطلاع موصول ہو گئی ہے۔ کہ بجٹ مقررہ میعاد کے اندر بھیجدیا جائیگا ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے ان جماعتوں سے جن کے بجٹ فارم موصول نہیں ہوئے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ بجٹ فارم مکمل کر کے بواپسی ارسال فرمائیں۔ کیونکہ ستمبر کے آخر تک

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے حضور پیش کرنے ہیں۔ اس سلسلہ میں جماعت ٹانڈہ ضلع ہوشیارپور کا بجٹ اپنے اندر ایک خصوصیت رکھتا ہے۔ جو یہ ہے۔ کہ اس جماعت کے احباب نے اپنی آمدنی صحیح درج کرنے کے علاوہ بقایا داروں کی بھی پوری تحقیق کی ہے۔ اور ہر ایک کا حساب بالتفصیل لکھا ہے۔ نیز دوران سال میں تین احباب کو شامل جماعت کیا ہے۔ اور نومبائعین کا بجٹ بھی مطابق ہدایات مطبوعہ باشرح بنا کر بھجوایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ٹانڈہ کے امیر جماعت و سیکرٹری صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے امید ہے کہ حلقہ کی دوسری جماعتیں بھی اپنے بجٹ بواپسی ارسال [illegible]

احمدیت پر اعتراضات کے جواب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا سراسر غلط الزام

ایں چشمۂ رواں کہ بخلقِ خدا دہم ✻ یک قطرہ ز بحرِ کمالِ محمدؐ است

(۳)

معترض نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک شعر بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعوذ باللہ اہانت کرنے کے ثبوت میں پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے۔

لہ خسف القمر المنیر وان لی
غسا القمران المشرقان اتنکر

یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیلئے چاند کے خسوف کا نشان ظاہر ہوا۔ اور میرے لئے چاند اور سورج دونوں کا۔

حدیث نبوی پر اعتراض

رونے کا مقام ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اعتراض کرنے کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو موردِ اعتراض بنایا جا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے لئے چاند اور سورج گرہن کا جو نشان ظاہر ہوا وہ وہی ہے۔ جسے سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود سچے مہدی کی یہ علامت قرار دی۔ اور فرمایا کہ ماہ رمضان میں چاند گرہن اور سورج گرہن لگے گا۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے۔ ان لمھدینا اٰیتین لم تکونا منذ خلق السمٰوات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان و تنکسف الشمس فی النصف منہ (دار قطنی ص ۱۸۸) یعنی ہمارے مہدی کی صداقت کے دو نشان ہیں جو ایسے ہیں کہ کبھی کسی کے لئے جب سے دنیا چلی ظاہر نہیں ہوئے یعنی رمضان میں چاند گرہن (چاند گرہن کی راتوں میں سے) پہلی رات کو اور (سورج گرہن کے دنوں میں سے) درمیانی تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ چنانچہ یہ گرہن ۱۸۹۶ء میں لگا۔ چاند کی ۱۳-۱۴-۱۵ تاریخوں میں سے ۱۳ کو رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اور ۲۷-۲۸-۲۹ تاریخوں میں سے ۲۸ تاریخ کو سورج گرہن ظاہر ہوا۔ (ملاحظہ ہو اخبار سول اینڈ ملٹری گزٹ ۶ دسمبر ۱۸۹۶ء)

رسول کریمؐ کی صداقت کا نشان

پس یہ نشان جس کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تیرہ سو سال قبل پیشگوئی فرمائی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ میں پورا ہو کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ٹھہرا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اسی شعر سے پہلے فرماتے ہیں

وانی ورثت المال مال محمدؐ
فما انا الا آلہ المتخیر

یعنی میں محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مال کا وارث بنایا گیا ہوں۔ پس میں اسی کی آل برگزیدہ ہوں۔ جسکو ورثہ پہنچ گیا۔ پھر فرماتے ہیں۔

اتزعم ان رسولنا سید الوریٰ
علی زعم شانئہ توفی ابتر
فلا والذی خلق السماء لاجلہ
لہ مثلنا ولد الیٰ یوم یحشر
وانا ورثنا مثل ولد متاعہ
فای ثبوت بعد ذالک یحضر

یعنی کیا تو گمان کرتا ہے۔ کہ ہمارے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بے اولاد ہونے کی حالت میں وفات پائی۔ جیسا کہ دشمن کا خیال ہے۔ مجھے اسی کی قسم جس نے آسمان بنایا۔ کہ ایسا نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے میری طرح اور بھی بیٹے ہیں۔ اور قیامت تک ہوں گے۔ اور ہم نے اولاد کی طرح وراثت پائی۔ پس اس سے بڑھ کر اور کونسا ثبوت ہے۔ جو پیش کیا جائے۔

اس سے ملحقہ اگلے شعر میں چاند اور سورج گرہن کا ذکر فرماتے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ اس نشان کو بھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت میں پیش کیا گیا ہے۔

ایک اور شعر

معترض نے اپنے ادعا کے ثبوت میں حسب ذیل شعر بھی پیش کیا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

وکان کلام معجزاٰیۃً لہ
کذالک لی قول علی الکل یبھر

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے معجزات میں سے معجزانہ کلام بھی تھا۔ اسی طرح مجھے وہ کلام دیا گیا۔ جو سب پر غالب ہے۔ اس میں کیا شبہ ہے۔ کہ قرآن کریم پاک معجزانہ کلام ہے۔ اور یہ ایسی کتاب ہے۔ جس کے مقابلہ میں اور کوئی کتاب پیش نہیں کی جاسکتی۔ پس جس طرح قرآن مجید کا اعجازی کلام صداقتِ اسلام کا ثبوت ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا اعجازی کلام بھی آپ کی صداقت کا ناقابلِ انکار ثبوت ہے۔ خدا جانے معترض نے اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اہانت کا لغو استنباط کیسے کر لیا۔ شعر میں تو صاف لکھا ہے۔ کہ جس طرح خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو وہ کلام عطا فرمایا۔ جس کے ایک ایک لفظ کی مثل مخالفین پیش کرنے سے قاصر ہے۔ اور قاصر رہیں گے۔ اسی طرح آپ کے طفیل مجھے بھی ایسا کلام ملا۔ جس کے مقابل مخالفین کی زبانیں گنگ اور ان کے قلم شکستہ ہو گئے۔ اور یہ حقیقت ثابتہ ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متحدیانہ تصانیف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ ایک وہ جنہیں آپ نے اپنے مخالفین کے سامنے بطور تحدی پیش فرمایا اور مطالبہ کیا ہے۔ کہ ان کی مثل لاؤ۔ مثلاً اعجاز المسیح اور اعجاز احمدی اعجاز المسیح کے جواب کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۵ دسمبر ۱۹۰۰ء کے اشتہار میں پیر مہر علی صاحب کو مخاطب کر کے فرمایا۔ "پیر صاحب دلگیر نہ ہوں۔ ہم ان کو اجازت دیتے ہیں۔ کہ وہ بے شک اپنی مدد کے لئے مولوی محمد حسین بٹالوی اور مولوی عبد الجبار غزنوی اور مولوی کرم دین بھین وغیرہ کو بلالیں۔ بلکہ اختیار رکھتے ہیں۔ کہ کچھ طمع دے کر دو چار عرب کے ادیب بھی بلالیں۔

"ان کی (پیر صاحب کی) حمایت کرنے والے اگر ایمان سے حمایت کرتے ہیں۔ تو اب ان پر زور دیں۔ ورنہ ہماری یہ فتح آئندہ نسلوں کے لئے بھی ایک چمکتا ہوا ثبوت ہماری طرف سے ہوگا۔ کہ اس قدر ہم نے اس مقابلہ کے لئے کوشش کی۔ پانسو روپیہ انعام دینا بھی کیا۔ لیکن پیر صاحب اور ان کے حامیوں نے اس طرف رخ نہ کیا۔

اسی طرح اعجاز احمدی کی نسبت آپ نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو تحدیانہ رنگ میں لکھا۔ "اگر بیس دن میں جو دسمبر ۱۹۰۲ء کی دسویں کے دن کے شام تک ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے اس قصیدہ اور مضمون کا جواب چھاپ کر شائع کر دیا۔ تو یوں سمجھو کہ میں نیست و نابود ہو گیا۔ اور میرا سلسلہ باطل ہو گیا۔ اس صورت میں میری جماعت کو چاہیئے۔ کہ مجھے چھوڑ دیں اور قطع تعلق کریں۔ لیکن اگر اب بھی مخالفوں نے عمداً کنارہ کشی کی۔ تو نہ صرف دس ہزار روپیہ انعام سے محروم رہیں گے۔ بلکہ دس لعنتیں ان کا ابدی حصہ ہوگا۔" (اعجاز احمدی ص ۹۰)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اعجاز احمدی کی مثل لانے پر دس ہزار روپیہ مقرر کرنے کے علاوہ بطور پیشگوئی یہ بھی فرمایا "دیکھو میں زمین و آسمان کو گواہ رکھ کر کہتا ہوں۔ کہ آج کی تاریخ سے اس نشان پر حصر رکھتا ہوں۔ اگر میں صادق ہوں اور خدا تعالیٰ جانتا ہے۔ کہ میں صادق ہوں۔ تو کبھی ممکن نہیں ہوگا۔ کہ مولوی ثناء اللہ اور ان کے تمام مولوی پانچ دن میں ایسا قصیدہ بنا سکیں۔ اور اردو مضمون کا رد لکھ سکیں۔ کیونکہ خدا تعالےٰ ان کی قلموں کو توڑ دے گا۔ اور ان کے دلوں کو غبی کر دے گا"۔

(اعجاز احمدی صفحہ ۳۷)

واقعات نے بتا دیا کہ نہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری اس کی مثل لا سکے۔ اور نہ پیر مہر علی شاہ صاحب اور نہ کوئی اور مولوی کیا یہ خدا تعالےٰ کا ایک زبردست نشان نہیں۔ کہ ایک گاؤں کا رہنے والا جسے اس کے مخالف عربی زبان سے نابلد قرار دیتے

پانچ دن کے اندر ایک تصنیف کرتا ہے اور پندرہ دن کے اندر اندر لکھ کر اور شائع کر کے مخالفین کے گھروں تک پہنچا دیتا ہے پھر سب کو اس کی مثل کے لئے للکارتا ہے۔ اور اپنی کتاب کی اعجازی طاقت کے متعلق شاندار الفاظ میں دعویٰ کرتا ہے۔ بلکہ مثل لانے والوں کو بیس اور پچیس دن کی مہلت دے کر دس ہزار روپیہ انعام بھی مقرر کرتا ہے۔ مگر وہ سب کے سب گنگ ہو جاتے ہیں۔ ان کی قلمیں ٹوٹ جاتی ہیں۔ ان کے دل غبی ہو جاتے ہیں۔ کیا یہ خدا تعالیٰ کی قدرت کا چمکتا ہوا نشان نہیں کیا اس میں کسی قسم کے کلام کی گنجائش ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی وہ کلام دیا گیا۔ جو سب پر غالب ہے۔ اور جس کے آگے تمام علماء، فضلا اور ادباء سرنگوں ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسی کا اثر قابل غور سوال یہ ہے کہ یہ معجزانہ کلام آپ کو کہاں سے حاصل ہوا۔ سرور انبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل متابعت۔ تابعداری اور اقتداء سے چنانچہ آپ فرماتے ہیں

دگر استاد را نامے ندانم
کہ خواندم در دبستان محمد

پھر ایک اور جگہ فرماتے ہیں۔

ایں چشمۂ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ زبحر کمال محمد است

ظاہر ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روحانیت اور قوت قدسی کے بحر زخار سے بہرہ اندوز ہو کر تحدیانہ کلام تحریر فرمانا۔ مخالفین کو اس کا مثل لانے کے لئے للکارنا۔ مگر ان کا آپ کے سامنے ہتھیار ڈال دینا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی بے نظیر قوت قدسیہ کو اظہر من الشمس کرتا ہے۔ اور آپ کی رفعت شان پر دلالت کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کا دوسرا حصہ وہ ہے جس کے متعلق آپ نے تحدی نہیں کی۔ مگر یہ بھی اپنے اندر معجزانہ شان رکھتی ہیں۔ اور ہم دعویٰ سے کہہ سکتے ہیں کہ کوئی شخص آپکی تصانیف کے کسی مقام کا جس میں آپ نے اسلام کی صداقت اور اسلام کے کمالات بیان فرمائے ہیں۔ رد نہیں کر سکتا۔ آپ کے تحریری کمال کی شہادت بہت سے علما اور فضلا اور جرائد دے چکے ہیں۔

عقائد اسے مطمئن نہیں کر سکتے۔ اور اس کا دماغ ان پرانے عقائد کی صحت کے متعلق تحقیق میں پڑ جاتا ہے۔ دور حاضرہ کے نوجوان اس قسم کے عقائد کو بغیر سوچے سمجھے اور بغیر دلیل ماننے کے لئے تیار نہیں۔ اس لئے اگر عیسائی علماء انہیں مطمئن نہیں کر سکتے۔ تو پھر موجودہ عیسائیت کا زندہ رہنا محال ہے۔ انجیل میں کہیں نہیں لکھا جس سے ثابت ہو۔ کہ مسیح ناصری خدا سے گہرا تعلق رکھنے والے انسان کے علاوہ کچھ اور تھے۔ اور خدا سے تعلق قائم کرنا ہر انسان کا ایک روحانی تقاضا ہے۔ مسیح ناصری نے اس روحانی رشتہ سے بالا کسی مرتبہ کا کبھی دعویٰ کیا۔ انہوں نے اپنے آپ کو خدا کا بیٹا صرف انہی معنوں میں کہا۔ جن میں ہم خدا کے بیٹے ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ مزید برآں انہوں نے متعدد بار اپنے آپ کو انسان (ابن آدم) کہا ہے۔

ابتدا میں عیسائیت تمام ایسے غیر معقول عقائد سے پاک تھی۔ وہ یہ سکھاتی تھی۔ کہ اللہ اپنی مخلوق کے ساتھ محبت رکھتا ہے۔ وہ انسانوں کو ایک دوسرے سے الفت کی تعلیم دیتی۔ پاکیزہ زندگی بسر کرنے کی تلقین کرتی۔ گناہوں کے نتائج سے آگاہ کرتی اور انسان کو اپنے اعمال کا ذمہ وار ٹھہراتی تھی۔ مگر اس پاکیزہ تعلیم کی جگہ اب کونسی چیزیں رائج ہیں۔ یہ کہ نجات بغیر اعمال صالحہ کے ہو سکتی ہے۔ یعنی کفارہ پر ایمان لانے سے مریم میں بھی الوہیت پائی جاتی تھی۔ اور یہ کہ مسیح خدا ہے۔ اس وقت یہی عقائد عیسائیت کے بنیادی اصول ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے۔ کہ یہ اصول موجودہ زمانہ میں تحقیق و تدقیق کی روشنی کی تاب نہیں لا سکتے۔ اگر مسیح کو خدا کا بیٹا ان معنوں میں تصور کیا جائے جن میں موجودہ عیسائی تعلیم تصور کرتی ہے۔ تو حضرت مسیح کی پاکیزہ زندگی بنی نوع انسان کے لئے کس طرح نمونہ قرار دی جا سکتی ہے۔ عیسائیت کے یہ عقائد لوگوں کے دماغ کو مختل کر رہے ہیں۔ ان کے زاویہ نگاہ کو تنگ کر رہے ہیں اور ان کے روحانی ارتقاء میں روک ثابت ہو رہے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ آج گرجوں میں بہت کم لوگ جاتے ہیں۔ اور عیسائیت لوگوں کے دلوں سے اپنا اثر کھو رہی ہے۔

عیسائیت کے موجودہ عقائد سے عیسائیوں کی بیزاری

یہ درست ہے۔ کہ دقیانوسی خیالات کے عیسائی فرقے حضرت مسیح ناصری کے ابن اللہ ہونے اور الوہیت میں حصہ رکھنے کے قائل ہیں۔ اور عیسائی مشنری اس کی تشہیر کے لئے ہزاروں لاکھوں روپے صرف کر رہے ہیں۔ لیکن عیسائی دنیا میں بکثرت ایسے آزاد خیال افراد اور فرقے موجود ہیں۔ جو اس عقیدہ کو ناقابل تسلیم قرار دیتے ہوئے اس کے خلاف آواز اٹھاتے رہتے ہیں۔ اور نہ صرف یہی بلکہ عیسائیت کے دیگر موجودہ عقائد کو بھی ناقابل قبول سمجھتے ہیں۔ چند دن ہوئے ہم نے الوہیت مسیح کے عقیدہ کے خلاف مسٹر آلیور بالڈون مشہور مصنف و سیاستدان کا جو کہ مسٹر سٹینلے بالڈون وزیر اعظم برطانیہ کے فرزند ہیں۔ کے الفاظ میں "مسلم ٹائمز" لنڈن سے پیش کئے تھے۔ اب ایک اور عیسائی مبصر نے "مسلم ٹائمز" لنڈن میں اپنا مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں۔

میں مسٹر آلیور بالڈون کے الوہیت مسیح کے متعلق نظریہ سے کامل طور پر متفق ہوں اور ان کی اس جرأت کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ انہوں نے ایک ایسے عقیدہ کی جس پر موجودہ مذہب عیسائیت کی تمام عمارت قائم ہے۔ تار پود بکھیر کر رکھ دی ہے پرانے خیالات کے عیسائی اور غلط عقائد رکھنے والے فرقے اس عقیدہ کی تعلیم اس قدر لمبے عرصہ سے دے رہے ہیں۔ کہ یہ عیسائیت کا ایک مسلمہ عقیدہ بن چکا ہے۔ اور بہت کم لوگوں نے اس کے متعلق اپنے شبہات کو زبان پر لانے کی جرأت کی ہے۔ مگر آج مسٹر آلیور بالڈون نے نہایت جرأت سے کام لیتے ہوئے ایک ایسے نظریہ کی تشہیر کی ہے۔ جو موجودہ زمانہ کے لوگوں کے دلوں میں رفتہ رفتہ راسخ ہو رہا ہے انہوں نے ثابت کیا ہے۔ کہ جب انسان روحانی ترقی حاصل کر لیتا ہے۔ تو غلط دقیانوسی

لدھیانہ میں احرار کی درگت

خدا کی شان ہے وہ احرار جو کل تک آٹھ کروڑ مسلمانوں کے خود ساختہ نمائندے بنے پھرتے تھے۔ آج جگہ جگہ ذلت کا منہ دیکھ رہے ہیں۔ خود لدھیانہ میں جو احراریوں کا مرکز اور مولوی حبیب الرحمن صدر احرار کا مسکن ہے۔ ایک عبرت انگیز ذلت میں پڑے ہیں ۸ ستمبر ۱۹۳۵ء کمیٹی باغ میں زیر صدارت مولوی مشتاق احمد صاحب لدھیانہ کا ایک عظیم الشان جلسہ ۹ بجے شب منعقد ہوا مسجد شہید گنج کے متعلق بعض مقامی اور بیرونی اصحاب نے تقاریر کیں۔ مؤتمر راولپنڈی کی قرار دادیں پاس کی گئیں۔ تلاوت قرآن مجید و نظموں کے بعد سعید احمد صاحب اور محمد الدین صاحب لاہوری نے مسجد شہید گنج کے چشم دید واقعات سنائے۔ دوران تقریر میں احراریوں نے گڑبڑ پیدا کرنی چاہی لیکن پبلک نے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے احراریوں کی امیدوں پر پانی پھیر دیا۔ اور ہمہ گوش ہو کر لیکچر سنا۔ احراری فتنہ انگیزوں نے پبلک کو بدظن کرنے کے لئے کہنا شروع کر دیا کہ یہ جلسہ "مرزائی" کرا رہے ہیں۔ محمد الدین صاحب نے پنجابی میں زبردست تقریر کرتے ہوئے بتایا کہ یہ فرقہ ملت موقعہ پر پیٹھ دکھا گئے۔ ہم قادیان کے خلاف احرار کے ہمنوا ہیں اور ہمارے عقائد قادیانی نہیں لیکن ہم نے مسجد شہید گنج کو واگذار کرانا ہے۔ حکومت کسی مسلمان اب مسجد شہید گنج کو واگذار کرائے بغیر چین نہ لیں گے۔ دوران تقریر میں تمام احرار پر لعنت لعنت شیم شیم کے نعرے لگائے گئے۔ اختتام جلسہ کے وقت صدر احرار مولوی حبیب الرحمن کے ایک عزیز نے سٹیج پر گڑبڑ کرنی چاہی لیکن مسلمانوں نے دھکے مار کر نکال دیا۔ راولپنڈی کانفرنس کے متعلق صدر احرار نے بیان دیا کہ زندگی تھی جو بچ کر آ گئے۔ یہ ہے ان "پیشوایان دین" کی حقیقت جو بزعم خود مسلمانوں کے نمائندے بنے پھرتے تھے۔

(نامہ نگار)

واقعاتِ عالم پر نظر

ا۔ جیبوں سے خبردار۔ آتے ہیں احرار (۲) افریقہ کا بلجیم (۳) پنڈت جواہر لال نہرو

الفضل کے سیاسی نامہ نگار کے قلم سے!

(۱)

بداعمال دُنیا دار دل رکھتا ہے۔ مگر اس کی بداعمالی اس پر مہر کر دیتی ہے۔ اور وہ توجہ کی طاقت سے کام نہیں لیتا۔ دیندار آدمی اہل دل ہوتا ہے۔ وہ ہر امر پر غور کرتا اور جھکنے والے خداترس دل سے پیش آنے والے معاملات پر توجہ کرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ یہ ہدایت پاتا اور وہ ہلاکت کے سامان مہیا کرتا ہے۔ پنجاب کے "احرار" پہلے گروہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان کی زندگی کا مقصد ایک پر دفیسر معاشیات کی طرح ذرائع معاش کی تلاش ہے۔ ماسکو کا عطیہ ہو۔ برلا کا دان ہو۔ باپو جی کا پرتاپ ہو۔ انگریز سے طلب ہو غرض جس طرح ہو۔ پیٹ کی پرورش شکمی کی پرستش ان کا مدعائے زندگی ہے۔ اس لئے "قادیانی مذہب" کی رٹ۔ اسی لئے قادیان پر حملے کا خیال اور اسی وہم میں سرگردانی کہ جس طرح ہوسکے سیدھے سادے مسلمانوں کی جیبوں کو خالی کیا جائے۔ مسلمان اس وقت تک ان کی فریب کاریوں سے واقف نہ تھے۔ مگر خدا نے دروغ بافوں کے تارپود کو توڑ دیا۔ اور جو کچھ مسلمانوں کے سچے ہمدرد سید حبیب نے آج سے کئی سال پہلے کہا تھا۔ اسے "احرار" کے استاد "زمیندار" اور ان کے محسن "احسان" نے اپنے تجربہ سے دیکھ لیا۔ پنجاب کے مسلمانوں پر مصیبت کا وقت ہے۔ ان کا اپنی زندگی کے نہایت نازک مرحلہ میں سے گذر ہوتا ہے۔ ادھر احرار پر ملتے ہیں چندوں کی بجائے کہیں قمیص اتار کہیں شلوار پھاڑ۔ کہیں ڈھول پھوڑ۔ کہیں جھنڈا توڑ۔ کہیں نیلی پوشوں کی لپیٹ کہیں تار کول کا لیپ۔ کے ڈرامے ہو رہے ہیں۔ ہم اس میں خدا کا ہاتھ دیکھتے اور احمدیوں کی تباہی کے منصوبے کرنے والوں کو اپنی تباہی میں مبتلا پاکر دل میں مزید اطمینان اور ایمان میں زیادتی پاتے ہیں۔ اور مسیح پاک کے اس کلام سے لطف اندوز ہوتے ہیں ؎

اے آنکہ سوئے من بدویدی بصد تبر
از باغباں بترس کہ من شاخ مثمرم

ہم دیکھتے ہیں۔ کہ بھوکے بھکاری منگتے احراری نئی نئی تراکیب سوچ رہے ہیں۔ اور پھر مسلمانوں کی جیبوں پر ڈاکہ ڈالنے کی فکر میں ہیں۔ اس لئے ہم بھی مسٹر احسان الحق حامد جنرل سیکرٹری انجمن انصار الاسلام بٹالہ کے اس ضروری انتباہ کو دہراتے ہیں۔ کہ:۔

"ان گرگوں کے جلسوں جلوسوں میں شامل ہونا شانِ اسلام سے بعید تر ہے۔ ہمارا مشورہ راسخ الایمان اور سچے مسلمانوں کو یہ ہے۔ کہ وہ ان کے جلسے اور جلوسوں کو بائیکاٹ کریں۔ اور ان کا خیر مقدم کالی جھنڈیوں اور گو بیک واپس جاؤ سے کریں۔" ان ہتھیاروں کا استعمال احرار نے ہی مسلمانوں کو سکھایا ہے۔ اور اب خوب ہے۔ کہ خود ان پر استعمال ہو رہے ہیں لیکن ضرورت ہے مسلمان مسٹر حامد کے سبق کو یاد رکھیں۔ اور نوٹ کرلیں۔ کیونکہ اس میں ان کی بہتری اور بہبودی ہے۔ جیبوں سے خبردار۔ آتے ہیں احرار:

(۲)

یورپ کا چھوٹا سا مگر اہم ملک بلجیم جس کی ملکہ حال ہی میں موٹر کے حادثہ میں ہلاک ہوئی۔ اور مسولینی کے ملک کے قریب اس حادثہ کا وقوع اس مغرور دماغ کو سبق دینے کے لئے قدرت کی طرف سے وجود میں آیا تھا مگر افسوس کہ پرواہ نہیں کی گئی۔ نیز جنگِ عظیم کے وقت یہ ملک مغربی محاذِ جنگ کی "رزمگاہ" رہا۔ اور آسمان کی قہری تجلیات کا اس کے میدانوں میں ایسا نزول ہوا۔ اب مصلحتِ الٰہی نے سطح مرتفع ابیسینیا کو افریقہ میں چنا ہے اور حالات اس طرح حرکت کر رہے ہیں۔ کہ نیل ارزق" کے منبع کی سرزمین "افریقہ میں بلجیم" کا نقشہ پیش کر رہی ہے۔ یعنی اٹلی کا حملہ دنیا کے خرمنِ امن میں شعلہ پھینک رہا ہے۔ اور امکان ہے۔ کہ آگ بھڑک کر دوسری جنگِ عظیم برپا کر دے۔ برطانیہ نے اپنی کمزور خارجہ پالیسی کو ہندوستان سے تجربہ حاصل کردہ سر سیموئل ہور کے ذریعہ مضبوط کیا۔ اور برطانوی مجلس وزراء کے تازہ اجلاسوں میں وزرائے بحریہ بریہ و ہوائیہ کی مستعدانہ حاضری و سرگرمی نیز مالٹا۔ عدن کی قلعہ گیر افواج میں زیادتی بندرگاہوں کے دروازوں کا مسلح کیا جانا اور سکندریہ میں ۲۶ آہن پوشوں کا تیار رہنا بتا رہا ہے۔ کہ ڈاؤننگ سٹریٹ ایلیمن کی غار نہیں اب شیر کی کچھار ہے۔ اور اس کے پیچھے یورپ کے سیاسی جنگل کے قریباً تمام بسنے والے ہیں۔ اطالیہ کا گدھ اب جرمن عقاب کی طرف دیکھنے لگا ہے۔ اور یورپ کے دونوں شکاری پرند ایک دوسرے سے سر جوڑنے لگے ہیں۔ اطالیہ ابیسینیا کی لاش اور جرمنی ٹانگانیکا اور دیگر سابقہ جرمن نوآبادیوں کے شکار پر آنکھیں لگائے ہوئے ہیں۔ ستمبر کا آخر آگیا مجلس اقوام صلح کی کوششوں میں عاجز آگئی۔ اب وہی منظر سامنے ہے جو ۱۹۱۴ء کی پہلی سہ ماہی کے آخر میں تھا۔ اطالوی افواج ابی سینیا کی سرحد پر منتظر احکام کھڑی ہیں۔ اور یقین رکھتی ہیں۔ کہ چند گھنٹوں میں حبشہ کا صفایا ہوائی و بری افواج کردینگی۔ اور راس سیلوم کی کالی فوج زیر ہدایت بلجین و مصری و ترکی افسرانِ فوج اپنی آنکھیں کمزوروں کی مدد کرنے والے آسمان کی طرف لگائے ہوئے ہیں۔ ان کو بلجیم بہادر بلجیم چھوٹے بلجیم کا جرمن افواج کو روک دینا یاد ہے۔ وہ اٹلی کو بڑھنے دینا اور بڑھا کر مار لینا یقینی سمجھ رہے ہیں۔ اگر جنگ اطالوی ماہرین فنِ حرب کے اندازہ کے مطابق ۴ سال تک رہ گئی۔ تو قرائن ہیں کہ بہت سے نئے فتنوں کے دروازے وا ہونگے۔ اور کالی ابی سینیا کے دیہات و شہر و قصبات کی بربادی کے بعد اسکے کوہستانی نالوں کا پانی اسطرح سُرخ ہوجائیگا جس طرح بحیرۂ قلزم کا "سُرخ سمندر" ہے اور جو کچھ سواحل رود بار انگلستان نے ۱۹۱۴ء سے ۱۹۱۸ء تک یورپ میں مشاہدہ کیا تھا۔ وہ دریائے قلزم کے کناروں کو ۱۹۳۵ء تا ۱۹۳۹ء افریقہ میں دیکھنا پڑیگا یعنی دوسری جنگِ عظیم کا پیش خیمہ بنکر افریقہ میں بلجیم بن جائیگا۔

(۳)

لاہور کے اخبار پرتاپ کے ایڈیٹر مہاشہ کرشن نے اپنے اخبار کے کرشن نمبر میں پنڈت جواہر لال نہرو کا فوٹو دیا ہے۔ انکی زنجیر بھارت ماتا کی زنجیر کے ساتھ پیوست ہے۔ ماتا کی زنجیر کا سرا لنڈن میں ہے۔ جواہر لال کرشن جی کے توسط سے اس زنجیر کو کاٹنے میں مصروف ہیں۔ یہ تخیل کرشن نمبر میں کارٹون کے ذریعہ ایک آریہ اخبار نے پیش کیا ہے۔ ہندوستان ماں ہے۔ اور یقیناً ہندوستان کی ہوا میں سانس لینے والا۔ اس ماں کا دودھ پینے والا ہر فرزند اس کی آزادی کا متمنی ہے۔ جواہر ان فرزندانِ ہند میں سے ایک ممتاز ہستی ہے۔ جو ہندوستان کی آزادی چاہتے اور حضرت ابن ادہم اور راجہ گوپی چند کی طرح اموال کو ترک کرکے خود اختیاری مفلسی کا جامہ پہنکر مفلس ہموطنوں کی مدد کرنا زندگی کا مقصد سمجھتے ہیں۔ یہ دوسرا امر ہے کہ ہم کو ان سے حصول مقصد کے طریق سے اختلاف ہو۔ مگر ایک امیرزادہ کا جو پیدائش ہی سے اپنے نام کی طرح لال و جواہر سے پُر۔ موتی لال کے گھر کا لال رہا ہے۔ مصائب و تکالیف برداشت کرنا وطن پرستی کی اعلیٰ مثال ہے۔ آپ کی بیوی جرمنی میں اور بوڑھی ماں ہندوستان میں بیمار ہیں۔ لارڈ ولنگڈن قابل مبارکباد ہیں۔ کہ انہوں نے اس تکلیف میں پنڈت جی کو ولایت جانیکی اجازت دیکر برطانیہ کے اعلیٰ اخلاق کا ثبوت دیا۔ مگر ہمارا دوست "پرتاپ" جب کرشن نمبر میں نوجوانوں کے سامنے پانڈو کورد کے خطرناک "یدھ" کی مثال ہندوستان کی سیاسیات کیلئے استعمال کرتا ہے۔ تو غلطی کا مرتکب ہو رہا ہے۔ چند صاحب سرمایہ دار کو کلیتہً "تباہ کرنا اور روسی طریق انقلاب" کی ہندوستان میں ترویج۔ اور ہندوستان کی قدیم تہذیب کو خلیج بنگال کی گہرائیوں میں غرق کرکے لیسنن کی لامذہبیت کا دور دورہ چاہتے ہیں۔ کرشن لامذہبیت کو مٹا کر غریب کی مدد اور حق کی مہاتا کیلئے مبعوث ہوئے تھے۔ اور اب چونکہ نہ ہندوستان کی سیاست کو رو کا خون چاہتی ہے۔ نہ "کرو کشتر" پر ارجن کے قدیم تیروں کی ضرورت ہے۔ اسلئے کرشن کی آمد محبت کے ہتھیاروں کیساتھ اور صلح و آشتی کے دلوں کو تسخیر کرنیوالے روحانی حربہ کے ساتھ ہے۔ پس مناسب ہے۔ کہ جہاں ہم اپنے بچوں کو جواہر لال کی قربانی کی مثال دیکر ہندوستان کی غلامی کی زنجیروں کے قطع کرنیکا سبق دیں وہاں کرشن جی کو خونین جنگ کا نبی قرار دینے کی بجوں کو گمراہ کرنیوالی مثال سے اجتناب کریں۔ ہندوستان کی نجات نہ ماسکو کریگا۔ نہ کروچھیتر کی ضرورت ہوگی۔

چل دیکھ شکست احراری کی

از جناب مولوی محمد احمد صاحب مظہر بی اے۔ ایل ایل۔ بی۔ کپورتھلہ

احرار کی مجلس کا پیشہ۔ جز ہزل و شرارت کچھ بھی نہیں — اسلام کی غیرت خاک نہیں، ایماں کی حرارت کچھ بھی نہیں
ہیں ریت پہ اسکی بنیادیں۔ یہ اونچی عمارت کچھ بھی نہیں — منصوبے خاک میں ملتے ہیں کونسل کی وزارت کچھ بھی نہیں
ناچار کلیجہ پھٹتا ہے۔ چل دیکھ شکست احراری کی

وُہ دُھوم دھڑکے جاتے رہے وُہ جلسے اور جلوس نہیں — وُہ باجے گاجے ختم ہُوئے۔ وُہ نعرہ ہائے خروس نہیں
کیا پُوچھتے ہو اب واعظ کی۔ کچھ ننگ نہیں ناموس نہیں — وُہ کون ہے ایسا فروِ بشر احرار سے جو مایُوس نہیں
ہر کوئی اس کو ڈپٹتا ہے۔ چل دیکھ شکست احراری کی

آوارہ گرد زمانے کے جس شہر میں بھی اب جاتے ہیں — خود مارے مارے پھرتے ہیں۔ پولیس کو ساتھ پھراتے ہیں
ہر محفل میں جا کودتے ہیں۔ اور اپنی صفائی جتاتے ہیں — تب قورمے قلیے کھاتے تھے اب دُھولیں دھکّے کھاتے ہیں
پاجامہ کُرتہ پھٹتا ہے۔ چل دیکھ شکست احراری کی

اک ٹوٹی پھوٹی مسجد ہو۔ اور روزی رزق زکوتیں ہوں — یا فاتحہ ختم کے پھندے ہوں۔ اور ملّاجی کی گھاتیں ہوں۔
پولیس کا چوکی پہرہ ہو۔ اور گشت کی لمبی راتیں ہوں — یا رُوکھی سوکھی کالت ہو۔ اور چکنی چپڑی باتیں ہوں۔
پیچھے کو زمانہ ہٹتا ہے۔ چل دیکھ شکست احراری کی

کشمیر میں شور مچا کر بھی۔ احراری غازی بن نہ سکا — پھر سلطاں پور میں جا کر بھی احراری غازی بن نہ سکا
تبلیغ کا ڈھونگ رچا کر بھی۔ احراری غازی بن نہ سکا — لاہور میں اُنگلی کٹا کر بھی۔ احراری غازی بن نہ سکا
پھر چندہ چندہ رٹتا ہے۔ چل دیکھ شکست احراری کی

یہ دیس بدیس شرر باری۔ یہ روز بروز ستمگاری — یہ چوری اور یہ سر زوری۔ یہ تیزی اور یہ طرّاری
یہ ہُشیاری یہ عیّاری۔ یہ مکّاری یہ غدّاری — سب ٹھاٹھ پڑے رہ جائینگے جب لا د چلیں گے احراری
اب ایسا وقت پلٹتا ہے۔ چل دیکھ شکست احراری کی

خود غرضی کے الجھیڑے میں فرعونی لشکر ڈوب گیا۔ — آپس کے بیر بکھیڑے میں۔ فرعونی لشکر ڈوب گیا۔
کچھ پاپی تھے اس بیڑے میں فرعونی لشکر ڈوب گیا۔ — موسیٰ کے ایک تھپیڑے میں فرعونی لشکر ڈوب گیا۔
فرعونی تخت الٹتا ہے۔ چل دیکھ شکست احراری کی

کسی مجمع میں نعرہ لگانے کے متعلق ضروری اعلان

گزشتہ جلسہ سالانہ کی تقریر میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ کہ یہ جو ہماری جماعت میں اللہ اکبر کے نعروں کی عادت پیدا ہو رہی ہے۔ یہ قابلِ اصلاح ہے۔ بے شک اسلامی تاریخ سے ثابت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں بھی بعض اوقات تکبیر کے نعرے لگائے جاتے تھے مگر یہ نعرے صرف خاص خاص موقعوں پر لگائے جاتے تھے۔ اور حاضر الوقت امیر کی تحریک یا اجازت سے لگائے جاتے تھے۔ یہ نہیں۔ کہ ایک گروہ میں جب بھی کسی شخص کے دل میں خیال آ گیا۔ اس نے نعرہ لگا دیا۔ اور دوسرے اس کے پیچھے ہو گئے۔ موجودہ طریق مجلس خلافت کی نقل نظر آتا ہے اور قابلِ اصلاح ہے۔ پس اس اعلان کے ذریعہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد تمام احباب تک پہنچایا جاتا ہے۔ کہ آئندہ کوئی احمدی از خود کسی موقعہ پر نعرۂ تکبیر نہ لگائے۔ جب تک کہ حاضر الوقت امیر کی اجازت نہ حاصل کر لی جائے۔ اور پھر امیر کی طرف سے جس شخص کو اجازت حاصل ہو۔ صرف وُہی شخص نعرہ کی ابتدا کرے۔ کیونکہ یہ بھی ایک رنگ کی امامت ہے۔ جس کا حق امیر یا اس کے مامور کے سوا اور کسی کو حاصل نہیں ہو سکتا۔ حاضر الوقت امیر سے مُراد وُہ شخص ہے۔ جو کسی مجمع یا گروہ میں امیر کے طور پر مقرر کیا گیا ہو۔ یا سلسلہ میں اپنی پوزیشن کی وجہ سے اسی مجمع کے لحاظ سے امیر کی حیثیت رکھتا ہو:۔ ناظر تعلیم و تربیت قادیان۔

طلباء کے والدین کے لئے اعلان

جن دوستوں نے تحریک جدید کے سلسلہ میں اپنے بچوں کو بورڈنگ ہوس تحریک جدید میں داخل کرایا ہے بطلع رہیں۔ کہ بورڈنگ ہوس تحریک جدید کا انتظام بورڈنگ ہوس تعلیم الاسلام ہائی سکول سے الگ ہے۔ اس لئے روپیہ بھیجتے وقت منی آرڈر کے کوپن وغیرہ میں یہ تصریح ضرور فرما دیا کریں۔ کہ یہ رقم تحریک جدید کے بورڈنگ ہوس کے لئے ہے:۔ ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان:۔

احرار کھلم کھلا تشدد پر اتر آئے

کٹڑہ حکیماں میں مجلس احرار کے جلسے میں سخت ہنگامہ آرائی ہوئی تھی۔ گذشتہ شب مجلس احرار کے شعبہ تبلیغ کے زیر اہتمام جلسہ بازار منشیاں کٹڑہ کرم سنگھ میں منعقد ہوا سرگرم نیلی پوش عبد الرؤف وغیرہ کو سب انسپکٹر انچارج گودا لی تھانہ نے بلا کر تنبیہ کی تھی۔ کہ وہ مجلس احرار کا جلسہ ہونے دیں۔ اور کوئی گڑبڑ نہ کریں۔ جلسہ میں حاضرین کی تعداد ایک ہزار کے قریب تھی۔ پولیس کی بڑی بھاری جمعیت جلسے میں موجود انتظام کر رہی تھی شہر کے کونے کونے سے احراری جمع تھے۔ اور کثیر تعداد رضاکار جو کہ احراری سے تھے۔ ہاکیوں اور لاٹھیوں سے مسلح انتظام کر رہے تھے۔ عبد الغفار اثر۔ عبد السلام ہمدانی۔ بہار الحق قاسمی اور شیخ حسام الدین نے تقریریں کیں۔ صدر جلسہ بہار الحق قاسمی تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تھے۔ کہ شور مچ گیا۔ احراری رضاکاروں نے شور مچانے والے لوگوں پر ہاکیوں اور لاٹھیوں سے حملہ کیا۔ تین چار نیلی پوش زخمی ہو گئے۔ نیلی پوشوں کی ایک جمعیت مار کھا کر کٹڑہ کرم سنگھ کے چوک کی طرف بھاگی اور پھر اکٹھی ہو کر جلسہ میں پہنچی۔ پھر ان پر لاٹھیوں کے وار ہوئے۔ اور نیلی پوش پیچھے ہٹے۔ پولیس کی ایک جمعیت اس طرف پہنچ گئی۔ اور شور مچانے والے نیلی پوشوں کو زنجیر باندھ کر روک دیا۔ مگر وہ پھر بڑھے۔ اور لاٹھیاں برسیں اس طرح ایک بجے رات تک جلسہ ہوتا رہا۔ نیلی پوش جلسے میں آوازے کستے اور شور مچاتے رہے۔

(سیاست ۱۶ ستمبر)

احرار کی مسلمانوں کی مخالفت کیلئے تیاریاں

اخبار شہید ہاتم" اپنے ۱۶ ستمبر کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

آج کل امرتسر احراریوں کا گڑھ بنا ہوا ہے۔ ہر روز ایک جلسہ منعقد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس میں نیلی پوش آ کر ہنگامہ بپا کر دیتے ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ احراری لیڈر راولپنڈی شہید گنج کانفرنس کے ریزولیوشنوں کی مخالفت کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ احراری سارے پنجاب میں والنٹیر بھرتی کرنے کی کوشش میں ہیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ والنٹیروں کی بھرتی کا اصلی مقصد آنے والے انتخاب کی تیاریوں کے سلسلے میں ہے۔ لیکن چونکہ شہید گنج ایجی ٹیشن کا اثر ان کی انتخابی سرگرمیوں پر پڑتا ہے۔ اس لئے ان والنٹیروں کو وہ شہید گنج ایجی ٹیشن کی مخالفت میں بھی استعمال کریں گے۔ یہ بھی سنا جاتا ہے۔ کہ اگر راولپنڈی شہید گنج کانفرنس کے ریزولیوشن کے مطابق مسلمانوں نے سول نافرمانی کرنے کا فیصلہ کیا۔ تو وہ ان والنٹیروں کے ذریعے سے ہی اس کی مخالفت کریں گے۔ لیکن آثار سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ابھی تک والنٹیروں کی بھرتی میں احراریوں کو نمایاں کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ کیونکہ صوبہ کے مسلمانوں میں اس ایجی ٹیشن سے ان کی علیحدگی کے باعث سخت مخالفت کا جذبہ پیدا ہے۔ بہر حال احراری اپنا کھویا ہوا اقتدار دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش میں ہیں۔ نتائج بتا دیں گے کہ انہیں اس میں کہاں تک کامیابی ہو گی۔

ضرورت

ہندوستان سے باہر ایک جگہ ڈرائنگ مین کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۲۲۰/۰ روپے ماہوار اور ۵/ روپیہ سالانہ ترقی ہو گی۔ امیدواروں کو چاہیئے کہ سرنامے کی جگہ خالی چھوڑ کر اپنی درخواستیں معہ نقول سرٹیفکیٹ و تصدیق مقامی عہدیداران جلد مجھے بھجوا دیں۔

ناظر امور عامہ

رائے بریلی میں شیعوں کا اجتماع

امسال ۲۶ لغایت ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو رائے بریلی (اودھ) میں آل انڈیا شیعہ کانفرنس لکھنؤ کا چھبیسواں اجلاس زیر صدارت نواب زادہ سید محمد مہدی صاحب بالقابہ ایم۔ ایل۔ سی رئیس گنڈھی پٹنہ منعقد ہو گا۔ میر واجد علی صاحب ایڈووکیٹ رائے بریلی صدر استقبالیہ کمیٹی اور سید عباس صاحب ایڈووکیٹ رائے بریلی سکرٹری استقبالیہ کمیٹی اطلاع دیتے ہیں کہ تمام اقطاع ہند کے شیعوں کو دعوت شرکت دی گئی ہے۔ اور ہر گوشہ ہند سے اکابرین ملت اور ہمدردان قوم کی شرکت کی امید ہے حضرات علمائے کرام اور مشہور واعظین و مبلغین بھی آ رہے ہیں۔ دستور العمل کانفرنس کے ترجمات جدید عہدہ داروں کا انتخاب۔ علماء کے پیش کردہ مطالبات اقتصادی مسائل علی الخصوص بے روزگاری اور افلاس قومی کے دور کرنے کی تجاویز۔ ایسے مباحث امسال کانفرنس میں معرض بحث آنے والے ہیں کہ جن کی بنا پر اجلاس رائے بریلی تاریخ کانفرنس میں ایک یادگار اجلاس ہو گا۔ کیونکہ مندرجہ بالا مباحث کی وجہ سے بنیادی اور اصولی تبدیلیاں آئین کانفرنس میں ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ اس اثنا میں ۲۸ اکتوبر ۱۹۳۵ء کو آل انڈیا پولیٹیکل کانفرنس لکھنؤ کا پہلا اجلاس منعقد ہو گا۔ سید حیدر مہدی صاحب ایڈووکیٹ الہ آباد استقبالیہ کمیٹی کے صدر اور سید محمد وصی صاحب وکیل استقبالیہ کمیٹی کے سکرٹری منتخب ہوئے ہیں۔ بڑے انہماک کے ساتھ اجلاس کو کامیاب بنانے کی سعی ہو رہی ہے۔ تقریباً نصف میل کے رقبہ میں کیمپ و پنڈال کا انتظام کیا گیا ہے۔ اور کارکنان مقامی بڑی سرگرمی سے انتظامات میں منہمک ہیں۔ ہمدردان کانفرنس سے امید کی جاتی ہے۔ کہ کانفرنس کو کامیاب بنانے میں امکانی سعی فرمائیں گے۔

راقم :۔ سید امداد حسین دفتر استقبالیہ کمیٹی

زمین برائے قبرستان وقف

میں اللہ رکھا ولد چوہدری امیر بخش قوم راجپوت سکنہ نوشہرہ ننگی زیاں تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ بلا کسی جبر و اکراہ کے اپنی خوشی اور رضامندی سے ایک قطعہ زمین نمبر خسرہ ۲۳۸/۴ و ۲۳۹/۳۸ و ۲۴۰ کل ایک کنال ۸ مرلے کا ۱/۴ حصہ تقریباً دس مرلے۔ موضع نوشہرہ ملحق قبرستان جانب شمال واقع ہے۔ اپنے خاندان اور جماعت احمدیہ کے لئے وقف کرتا ہوں۔ قبل ازیں بھی اس میں چند قبریں احمدیوں کی موجود ہیں۔ زمین تقریباً دس مرلہ ہے یعنی ایک کنال ۸ مرلے کا چوتھا حصہ۔

(نوٹ) مندرجہ بالا سطور اخبار میں شائع فرما کر مشکور فرما دیں۔ تاکہ جماعت احمدیہ نوشہرہ کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہو۔

اللہ رکھا ولد امیر بخش قوم راجپوت سکنہ نوشہرہ بقلم خود

ہم تصدیق کرتے ہیں۔ کہ مندرجہ بالا مضمون درست ہے۔ اور ہمارے روبرو لکھا گیا ہے۔

عبد العظیم بقلم خود سکرٹری تبلیغ — غلام علی سکرٹری بقلم خود

کلرکوں کی ضرورت

ایک سرکاری محکمہ میں کلرکوں کی چند اسامیاں خالی ہونے کی امید ہے۔ انٹرنس ایف۔ اے۔ بی۔ اے پاس امیدوار لئے جا سکتے ہیں۔ ایف ایس سی پاس شدہ کے لئے زیادہ موقع ہے۔ مگر گریجوایٹوں اور میٹرک پاس شدہ امیدواران کی درخواستوں پر بھی غور کیا جا سکتا ہے۔ خواہشمند احباب فوراً نظارت امور عامہ سے خط و کتابت کریں۔

(ناظر امور عامہ)

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں!

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسز کملا نہرو روبصحت ہیں۔

قاہرہ ۱۵ ستمبر۔ وزیر اعظم حکومت مصر نے اعلان کیا ہے۔ کہ جنگِ اطالیہ اور حبشہ کے مابین جنگ کی صورت میں حکومت برطانیہ ہر ممکن طریقہ سے مصر کی حفاظت کرے گی۔

اخبار زمیندار ۱۷ ستمبر نے سید خلیق احمد صاحب ناظم مجلس احرار دہلی کا ایک بیان شائع کیا ہے۔ جس میں انہوں نے لکھا ہے۔ "مسجد شہید گنج کے معاملہ میں احرار نے جو افسوسناک رویہ اختیار کیا ہے۔ وہ مسلمانانِ ہند کے لئے مذہبی اور سیاسی اعتبار سے نہایت خطرناک ہے"

لاہور ۱۵ ستمبر۔ مولوی غلام نبی صاحب انصاری مدیر ہفتہ وار "اسلام" ہند کو بھی نارائن گڑھ ضلع انبالہ میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

ڈیرہ دون۔ مجلس احرار ڈیرہ دون نے اپنے ایک جلسہ میں احرار سے قطع تعلق کا فیصلہ کرتے ہوئے احراری زعماء کے طرز عمل سے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔

لاہور ۱۵ ستمبر۔ آج صبح حافظ پیر سید جماعت علی شاہ صاحب لاہور تشریف لائے۔ سٹیشن پر آپ کا شاندار استقبال کیا گیا۔ "امیر ملت زندہ باد" "تحریک مسجد شہید گنج زندہ باد" کے نعرے لگائے گئے۔ شام کے وقت آپ نے شاہی مسجد میں نماز پڑھائی۔ نماز کے بعد ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں پروفیسر عنایت اللہ صاحب اور مولوی عبدالسلام صاحب ہزاروی نے تقریریں کیں۔ آخر میں پیر صاحب نے ایک نہایت مؤثر تقریر کی۔ آپ نے کہا۔ ہم نے حکومت سے ہمیشہ وفاداری کی ہے لیکن اس کا بدلہ ہم کو جس صورت میں دیا جا رہا ہے۔ سب جانتے ہیں۔ حکومت دوسروں کی بات سننے کے لئے ہر وقت تیار ہے۔ لیکن ہماری طرف سے حکومت کے کان بہرے ہو گئے ہیں۔ ہمارے رفقائے کار نے ابھی تک کوئی بات نہ کی تھی۔ کہ ان کو نظر بند کر دیا گیا۔ لاہور کا واقعہ تم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ سکھ ظلم کرتا ہے۔ مگر اُسے مجرم قرار نہیں دیا جاتا۔ اور جو اس جرم کو ظاہر کرتا ہے اُسے مجرم گردانا جاتا ہے۔ روز روشن میں ہمارے بچوں کو ہماری آنکھوں کے سامنے گولیوں کا نشانہ بنایا گیا۔ جب ہم آواز بلند کرتے ہیں تو ہم کو روکا جاتا ہے۔ میں مسلمانوں کو ان کی قوتِ ایمانی پر مبارکباد دیتا ہوں۔ اس کے بعد آپ نے اخبار پرتاپ کی مہاسبھائی ذہنیت کی مذمت کی۔ آخر میں اعلان کیا۔ مجھے قسم ہے اس پیدا کرنے والے کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ کہ میں اب بھی اس کی راہ میں شہید ہونے کے لئے تیار ہوں۔

لاہور ۱۴ ستمبر۔ سردار تیجا سنگھ سکھوں کی مختلف پارٹیوں میں افتراق دور کرنے کے لئے سر توڑ کوشش کر رہے ہیں۔ چنانچہ اس غرض سے سرکردہ سکھ لیڈروں پر مشتمل ایک وفد پنجاب کے طول و عرض میں دورہ کرے گا۔

لکھنؤ ۱۴ ستمبر۔ یو۔پی کانگریس کے ایک اجلاس میں سخت ہنگامہ برپا ہوا۔ سیکرٹری اور صدر کی آپس میں گالی گلوچ ہو گئی۔ اور سیکرٹری کو جلسہ سے نکال دیا گیا۔

لاہور ۱۴ ستمبر۔ آج کامریڈ احمد الدین صدر پنجاب سوشلسٹ پارٹی ضلع لائلپور بھی ایک باغیانہ تقریر کرنے کے الزام میں گرفتار کر لئے گئے۔

لاہور ۱۵ ستمبر۔ کل پراونشل کانگریس کمیٹی کی مجلس عاملہ کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں فیصلہ کیا گیا۔ کہ ڈاکٹر ستیہ پال کا لاہور میں شاندار استقبال کیا جائے۔ نیز لاہور کی دیگر مقامی کانگریس کمیٹیوں سے اپیل کی گئی۔ کہ وہ بھی جشن استقبال میں شریک ہوں۔

فیروز پور ۱۵ ستمبر۔ کل پولیس نے ۴۵ قمار بازوں کو عین اس وقت جبکہ وہ جؤا کھیل رہے تھے۔ گرفتار کیا۔

مانچسٹر ۱۴ ستمبر۔ ہندوستانی تجارتی تعلقات کے متعلق لنکا شائر کمیشن نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہندوستان میں ایک وفد بھیجا جائے تاکہ وہ انڈین ٹیرف بورڈ میں لنکا شائر کا مطمح نظر پیش کر سکے۔

راولپنڈی ۱۴ ستمبر۔ موضع کہوٹہ ضلع راولپنڈی میں سکھ مسلم کشیدگی پیدا کرنے کے الزام میں مولوی عبدالرحمن امام مسجد کہوٹہ اور سردار برکت سنگھ کو گرفتار کیا گیا مجسٹریٹ نے ان سے ایک سال کے لئے ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار کی ضمانت طلب کی ہے۔

احمد آباد ۱۴ ستمبر۔ ہریجنوں نے ہندوؤں کی بدسلوکی سے تنگ آ کر فیصلہ کیا ہے۔ کہ جب تک ہندوؤں کے دلوں میں تغیر واقع نہ ہوگا۔ وہ اپنے بچوں کو سکول میں تعلیم حاصل کرنے کے لئے بھیجنا پسند نہیں کریں گے۔

الہ آباد ۱۴ ستمبر۔ آج ایک کارخانہ کے مزدوروں نے ہڑتال کر دی۔ ہڑتال کی وجہ یہ تھی۔ کہ مالکان کارخانہ نے ایک مزدور کو برخاست کر دیا تھا۔

مراد آباد ۱۵ ستمبر۔ یو۔پی مسلم ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس دیوالی کی تعطیلوں میں منعقد ہوگا۔ سر محمد یعقوب ایم۔ ایل۔ اے استقبالیہ کمیٹی کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔

لنڈن ۱۵ ستمبر۔ گذشتہ شب کوئلہ کی ایک کان میں دھماکے سے ۱۶ اشخاص ہلاک اور آٹھ زخمی ہوئے۔ ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے مصیبت زدگان کے لواحقین کو ہمدردی کا تار بھیجا۔

کلکتہ ۱۵ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ ہندوستان میں ۳۵-۱۹۳۴ء میں جعلی سکوں کی تعداد میں بہت اضافہ ہو گیا ہے۔ ۳۴-۱۹۳۳ء میں جعلی سکوں کی تعداد ۱۵۴۵۱۶ اور ۳۵-۱۹۳۴ء میں ۱۶۵۱۵۸۰ تھی۔

لاہور ۱۴ ستمبر۔ حکومت پنجاب نے مولوی سر رحیم بخش کے سی۔ آئی۔ ای ایم ایل سی۔ کے انتقال پر نواب شاہ نواز خاں آف ممدوٹ کو صوبجاتی حج کمیٹی کا رکن مقرر کیا ہے۔

بیت المقدس ۱۴ ستمبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ عربوں اور یہودیوں کے درمیان شدید تصادم ہو گیا۔ جس میں اٹھارہ اشخاص مجروح ہوئے۔

سہارنپور ۱۴ ستمبر۔ کل کرنال موٹروں کے اڈے پر ڈرائیوروں میں خونریز لڑائی ہوئی۔ جس میں کرپانوں اور چھروں کا آزادانہ استعمال کیا گیا۔ دو اشخاص ہلاک اور چھ زخمی ہوئے۔

کراچی ۱۴ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ بلوچی قبیلہ جمال نامی کا ایک سرکردہ لیڈر سبی میں نظر بند کر دیا گیا ہے۔

الہ آباد ۱۵ ستمبر۔ سر شفاعت احمد خاں نے آئندہ اصلاحات کو کامیاب بنانے اور عوام کی سیاسی تربیت کرنے کے لئے یو۔پی کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ وہ ۲۰ ستمبر کو اس غرض کے لئے شملہ روانہ ہو جائیں گے۔

رنگون ۱۵ ستمبر۔ محکمہ آبکاری کی ایک جمعیت نے ایک جہاز سے بندرگاہ آنے پر بیس ہزار روپیہ مالیت کی کوکین برآمد کی۔ یہ دو ربڑ کے تھیلوں میں چھپائی ہوئی تھی۔

پیرس ۱۵ ستمبر۔ کمپنی نہر سویز نے اس خبر کی تردید کی ہے۔ کہ وہ موجودہ صورت حالات کے پیش نظر نہر کی پوزیشن پر غور و خوض کرنے کے لئے کسی قانون دان مشیر کو بلا رہی ہے۔

گوہاٹی (آسام) ۱۵ ستمبر۔ کل آسام وادی مسلم پولیٹیکل کانفرنس کا ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مختلف اضلاع کے اسی نمائندے شامل ہوئے۔ مسلمانوں کو نئے دستور اساسی میں لیجسلیچروں پر قبضہ کرنے کی تلقین کے ریزولیوشن پاس کئے گئے۔

جالندھر ۱۴ ستمبر۔ ۱۳ ستمبر کو موضع سرھوال ریاست کپورتھلہ میں ایک عظیم الشان اصلاح دیہات کانفرنس منعقد ہوئی۔ جس میں شرح لگان اراضی میں ۵۰ فیصدی کی تخفیف کا اور دیہات میں لڑکوں اور لڑکیوں کے سکول کھولے جانے کا مطالبہ کیا گیا۔

نرمبرگ (جرمنی) ۱۴ ستمبر۔ نازی کانگریس پارٹی نے اعلان کیا ہے۔ کہ مختلف اجزاء سے بنائی جانے والی ربڑ کی ساخت کا مسئلہ حل ہو گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس طرز کی ساخت کی ایک مشین بھی تیار کر لی ہے۔

(عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا) ایڈیٹر۔ غلام نبی